# جاننے کی کوشش

# مت کر!!!

اہم کردار

سر یانگ

سر فیصل

پرندہ

سائنسدان

عامر ثقلین

علم دو طرح کا ہوتا ہے اچھا برا بالکل انسان کی طرح۔ علم سے انسان نے ترقی کی آج کل انسان موت کا علم جاننے کی کوشش میں ہے۔۔

نیو لاہور 2090ء

سائنس اور نالج لیبارٹری

اس میں انسانی دماغ اور زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش جاری ہے نیو لاہور میں سریانگ ہو آرہے ہیں فادر آف ماڈرن سائنس۔۔

انہوں نے خود پر اتنے تجربات کیے ہیں اور دماغ کو اس قدر اپنے قابو میں کرلیا ہے کہ انہیں نیند بھوک پیاس اپنی مرضی سے آتی ہے انہوں نے 23 سال کی عمر میں 50 ایجادات کی ہیں پاکستان میں ان کا آنا سائنس دانوں کے لیے فخر کی بات ہے تمام ممالک میں یہی نیوز نشر کی جارہی ہے کہ آج وہ کام ہونے والا ہے جو تاریخ میں کبھی نہیں ہوا اس سلسلے میں روس نے خفیہ ایجنٹ جو سریانگ ہو کے کام پر نظر رکھے پاکستان بھیجا سریانگ ہو فارمولا بنانے میں دن رات مصروف منزل کے قریب ہونے کی خوشی میں ان کا جنون اور بھی بڑھتا جارہا ہے

سر فیصل (سینیئر سائنٹسٹ اف پاکستان)

ان کی اس میں مدد کر رہے ہیں چنانچہ سریانگ ہو فارمولا بنانے میں کامیاب ہو گئے مگر سر فیصل کے مطابق فارمولا ابھی نامکمل تھا امریکہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو راتوں رات ہی روس کے صدر سے ملنے کی تیاری کی دونوں ممالک نے مل کر فیصلہ کیا کہ سریانگ کو ختم کر کے فارمولا حاصل کیا جائے کیونکہ اس فارمولے سے انسان وقت کو اور خود کو اپنی مرضی سے استعمال کر سکتا ہے اس پر قابو پا سکتا ہے خواہشات کو اپنے تابع کرنے کا یہ فارمولا تمام ممالک کی خواہش بن چکا ہے۔۔۔

چنانچہ امریکہ اور روس نے سریانگ ہو کو دھوکے سے مارنے کا منصوبہ بنایا کیونکہ تمام دنیا کی نظر اس پر تھی اس لیے یہ کام اسان نہیں تھا ادھر سر فیصل نے یہی فارمولا اپنے گھر میں بنی خفیہ لباٹری میں بنانا شروع کیا ادھر شمالی کوریا کو سریانگ ہو کے بارے میں خدشہ ہوا تو انہوں نے امریکہ کو دھمکی دی کہ اگر سر کو کچھ ہوا تو امریکہ کا ہر شہری قابل رحم ہوگا ادھر پاکستان نے بھی سر کی سکیورٹی بڑھا دی چنانچہ پاکستان چین کوریا اک ساتھ تو روس امریکہ اور اسرائیل ایک ساتھ دونوں طرف جنگ کی دھمکیاں شروع چنانچہ ایک میٹنگ بلائی گئی جس میں یہ طے پایا کہ سریانگ کی رائے لی جائے اگر وہ متفق ہوں تو یہ فارمولا امریکہ بھی بنا سکتا ہے مگر بھارت نے امریکی صدر سے یہ گفتگو کی کہ سریانگ ہو ہمیں اصل فارمولا نہیں دیں گے اس لیے ان پر اچانک حملہ کر کے ہم اصلی فارمولا حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔

ادھر سر فیصل نے فارمولا تیار کر لیا جو کہ درست اور زیادہ موثر تھا مگر اس بات کو سر فیصل نے راز رکھا

اس فارمولے کو اگست میں آزمانے کا فیصلہ کیا گیا ادھر سر نے بھی ویسا فارمولا گھر میں بھی تیار کر لیا جب امریکہ اور روس نے سر یانگ کو خفیہ جگہ بلایا تو اس وقت سر کی سکیورٹی کے لیے پانچ ہزار سپاہی تھے جو کہ ایک منٹ میں دوسرے 50 ہزار سپاہیوں کی سانسیں بند کر سکتے تھے مگر سر کے آگے چلنے کی جرات کسی کو نہ تھی اور دوران میٹنگ بھی صرف سر ہی کرسی پر بیٹھے تھے باقی سب کھڑے وہ سر سے فارمولے کی درخواست کر رہے تھے کہ اس دوران سر کو ایک سپاہی پہ شک ہو گیا وہ فارمولا سر کی جیب میں تھا جو کہ سر کی فنگر پرنٹ سے کھلتا تھا جیسے ہی سر کو شک ہوا سر نے فارمولا کھولا اور جس سے ہی سر کا ہاتھ لگا تو اس کا اثر شروع ہو گیا کیونکہ یہ فارمولا جسم کے کسی بھی حصے پر لگے تو اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔۔

سر نے سپاہی کی طرف جیسے ہی انگلی کا اشارہ کیا تو وہ اڑتا ہوا سر کی طرف آیا سپاہی نے سر کے دماغ میں ساری گولیاں اتار دیں جن کو سر نے ناک کے راستے باہر نکال دیا پھر تمام سپاہیوں ئیوں نے گولیاں چلانا شروع کر دی تو سر نے ان پر حملہ کیا اور انہیں ختم کر دیا اس دوران ایک سپاہی نے وائرس کی اور ایک ہزار اسلحہ بند جہاز 200 توپیں لیس سپاہی اس جگہ کی طرف چل دیے ادھر فارمولا اتنا گرم تھا کہ سر کا جسم جلنے لگا درجہ حرارت 70 ڈگری سینٹی گریڈ کو پہنچ گیا اور تمام سپاہی بھی جلنا شروع ہو گئے ادھر سر کی رفتار اتنی تیز ہوئی کہ وہ سیٹلائٹ تک وہ اپنے ساتھ اڑا کر لے گئے سر نے اپنا پڑاؤ نیپچون پر کیا۔۔

اس سیارے کی ریسرچ جب سر نے کی تو انہیں وہاں پر ایک پرندے کا ڈھانچہ ملا سر یانگ نے جیسے ہی اس کو چھوا تو انہیں پتہ چل گیا کہ یہ ڈھانچہ آج سے اٹھ ہزار سال پرانا ہے اور آج سے 8 ہزار سال پہلے کی تمام تاریخ اس میں موجود ہے علم اور وقت کا ایسا ربط اس میں موجود تھا کہ سر بھی دنگ رہ گئے۔۔

سر یانگ نے جیسے ہی اسے ٹھیک کیا تو وہ بولنے لگ گیا سر یانگ نے اس سے پوچھا کہ تم یہاں پر کیسے آئے ہو؟

تو اس پرندے نے جواب دیا :

تم ابھی بچے ہو یانگ ؛ تم کیا سوچتے ہو تم یہاں پر اپنی مرضی سے آئے ہو!

نہیں ، نہیں تم یہاں پر میری مرضی سے ہو۔ ۔

آج دنیا کو جس چیز کی تلاش ہے اسی کو ہم کو تھی سر : تمہارا کیا مطلب ہے ؟

پرندہ : خاموش رہو اسی میں بھلائی ہے ۔ ۔ ۔

سر : اگر تم نے مجھے نہیں بتایا تو میں تمہیں دوبارہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنا دوں گا ۔ ۔

پرندہ ؛ تم جاہل ہو۔ ۔

جیسے ہی سر نے اس پر حملہ کرتا ہے تو وہ یہاں کو زمین میں دھنسا دیتا ہے جب وہ دھنس جاتا ہے ۔ ۔

تو پرندہ یہ کہتا ہوا چلا جاتا ہے تھوڑا آرام کر لو۔ ۔ ۔

جب سر نیچے پہنچتے ہیں تو ان کے لب نیچے ٹکراتے ہیں تو انہیں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ الفاظ لکھے ہوئے ہیں ۔ ۔

سر جب ان کو پڑھتا ہے تو وہ 50 کلومیٹر تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں گویا تمام تاریخ یہیں لکھی گئی ہو وہ چلتے چلتے ان کی ابتدا میں پہنچ گئے اور وہاں پر ابتدا میں یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے "تباہی" تب کے لوگوں کا نظریہ تھا کہ جو بچے چاند کی 30 کو پیدا ہوتے ہیں وہ دنیا کے لیے بے کار ہیں وہ انہیں صحرا میں زندہ دفن کر دیتے تھے سمندر میں پھینک دیتے قدرت کے نظاموں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یہ سب سر پڑھتے جا رہے تھے وہ بھی دنیا میں ہمیشہ کے لیے رہنا چاہتے تھے انہوں نے بھی نیا انسان بنانے کی کوششیں جاری کی تھی تب کے 10 ہزار سائنس دانوں نے مل کر ایک مصنوعی دماغ بنایا اور اس میں آج کے ایٹم سے 20 گنا باریک سیلز بنائے اور وہ روشنی سے بھی تیز کام کرتے تھے ہر کام کرنے والا سیل اس میں ڈالا گیا وہ خواب کی چیزوں کو سچ مانتے تھے اور وہ ان تک پہنچنے کی کوشش کرتے تھے تو انہوں نے مل کر ایک دماغ بنا لیا جس کا وزن 50 ملین ٹن تھا اور اس کو بنانے میں 15 سال لگ گئے اور اب اس کے وزن کو بہت کم کیا گیا اور مزید پانچ سال کی محنت سے اس کا وزن ایک ملین ٹن رہ گیا مگر اب بھی اس میں ایک کمی تھی وہ بول نہیں سکتا تھا سائنس دانوں نے مختلف جانوروں کے ڈھانچے اکٹھا کیے اور اس کے لیے ایک مضبوط ڈھانچہ بنایا جیسے ہی اس ڈھانچے کو بنایا اور اس کے پاس لے کر گئے تو وہ ہوا جو نہیں ہونا چاہیے تھا ۔ ۔

سائنسدان اس بات پر تو خوش تھے کہ اس سے موت نہیں آئے گی مگر یہ نظریہ غلط تھا وہ تقریبا 800 فٹ لمبا تھا اور تب کے عام لوگوں کے قد تقریبا 80 سے 100 فٹ تک تھے اس نے اپنی زبان تو خود ہی تیار کر لی اور جب لوگوں کو اس کے سامنے لایا گیا تو سب لوگ دنگ رہ گئے۔۔
اس ملک کے لوگوں نے چند ماہ میں ہی اتنی ترقی کی کہ دنیا کے تمام ممالک ان سے پیچھے رہ گئے۔۔
شروع شروع میں تو وہ ہر بات مانتا تھا مگر آہستہ آہستہ وہ بدلنا شروع ہو گیا دوسرے خطے والوں نے کسی طرح سے اس کے دماغی نظام میں گڑبڑ کر دی انہوں نے سوچا کہ اس سے قید کر لیں گے اور یہ صرف ہماری بات مانے گا۔۔۔
چنانچہ دوسرے ممالک نے اس پر حملہ کیا اور اس نے ایجاد کو اپنے ساتھ لے گئے اس کو "رائزنگ اف ٹائم" جگہ پر لے جایا گیا اس وقت بھی اس نئے آدمی کے تمام سیلز کام کر رہے تھے۔۔
مگر وہ تو اس سے بھی تیز تھا اس نے اپنے لیے خود ہی نئے سیلز بنانا شروع کر دیے اس نے کئی چیزوں کو متعارف کرایا کئی گنا فصلیں زیادہ ہونے لگی انڈسٹری ترقی کر گئی ہر چیز ایسے ہونا شروع ہو گئی جیسے آسمان کو چھو لے گی مگر لوگ اپنے بنانے والے کو بھول کر اسی کو پوجنا شروع ہو گئے وہ بھی بہت مغرور ہو گیا ایک دن آسمان سے بجلی اس پر گری جس کی وجہ سے اس کا آواز کا سسٹم خراب ہو گیا اس نے اس کو درست کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا اب اس سے خاموشی پسند تھی اتنی خاموشی کہ کسی کی اواز بھی سنائی نہ دے ایک ڈاکٹر اس کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ انسان کیسے بنا؟
اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش ہونے کو کہا مگر ڈاکٹر نے دوبارہ سوال کیا تو اس آدمی نے ڈاکٹر پر حملہ کر دیا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور پھر اہستہ سے کہا مجھے خاموشی سے پیار ہے۔۔۔ جیسے ہی ایسا ہوا تھا سب سکیورٹی وہاں پہنچ گئی اس نے سکیورٹی کو ہاتھ کے اشارے سے رکنے کے لیے کہا مگر وہ نہیں رکے تو اس نے ان پر بھی حملہ کر دیا اور ان کو بھی ختم کر دیا پھر وہ اپنی لباٹری میں آیا اور وہاں پر اس نے ایک ساؤنڈ پروف آلہ تیار کیا اور اسے اپنے دماغ میں لگایا مگر جب بھی اس سے کوئی ملنے آتا تو اس سے اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کا کہتا اس نے بہت ساری ایجادات کی لوگوں کے رہنے کے طریقے بدلے پودوں کے سائز کام کیے اس کا علم روز بروز بڑھتا جا رہا تھا وہ دوسروں کے دماغ میں موجود چیزوں کو پڑھ لیتا تھا۔۔

آنے والے وقت کے بارے میں بتانے لگا سب صلاحیتوں کے باوجود وہ رحم ، نیند، خواہش وغیرہ سے بالکل خالی تھا وہ کچھ ایسی چیزوں پر قابو پانا چاہتا تھا جو جان کے بغیر ممکن نہیں تھی وہ جانوروں پرندوں کی آوازیں سننا چاہتا تھا۔۔

وہ کیا کرتے ہیں ؟ کیسے جیتے ہیں ؟ جاننا چاہتا تھا اس میں اس وقت کے سائنس دانوں نے بھی اس کی مدد کی اور وہ تمام اسی کوشش میں تھے کہ دوبارہ سے آواز کو سننے والا سیل ٹھیک کیا جائے وہ تمام چیزوں پر قابو پا چکا تھا سائنس دان اس کے اشارے پر ناچتے تھے مگر اس نے محسوس کیا کہ تمام لوگ ایک چیز سے ڈرتے تھے اور وہ تھی موت

اس کے لیے اسے کوئی ایسا شخص چاہیے تھا جو موت کے قریب ہو اس کے لیے ایک بزرگ کو منگوایا گیا مگر مرتے وقت اس بزرگ کی چیخ اس قدر زیادہ تھی برداشت نہ کر سکا لیکن اس نے اس کے دماغ میں سے آواز والا سیل نکال لیا اور اسے اپنے جسم میں کسی طرح لگا لیا مگر جو چیز اسے مسلسل پریشان کیے جا رہی تھی وہ تھی کہ انسان مرتا کیسے ہے ؟

اور یہی مرنے کا عمل تمام جان داروں میں بھی پایا جاتا تھا اس نے تمام حشرات کی آوازوں کو سمجھا ہر طرح کی مخلوق پر ریسرچ کی مگر سب میں ایک بات یکساں تھی کہ وہ سب مرتے تھے اب تو اس کی پریشانی جنون اور بھی بڑھ گیا اس کا حل کیا جائے اس نے سوچا کہ موت ہونے کی یہ وجہ تو واضح ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ موت واقع ہوتی ہے

پھر اس نے ایک منصوبہ بنایا تھا کہ وہ وقت کو اپنے قابو میں کر سکے اس کو زمین پر تو اس کا کوئی حل نہیں ملا پھر اس نے آسمان کی طرف سفر شروع کیا وہاں پر اس نے سیاروں کی گردش دیکھی اس نے سوچا کہ اگر ان سیاروں کو کسی طرح سے روک دیا جائے تو شاید وقت رک جائے مگر اس کی تمام تر کوششیں بیکار گئیں اس نے سوچا کہ وقت کو روکنے کا کوئی اور ذریعہ اختیار کیا جائے اس نے سوچا کہ اندھیرا اور اجالا بھی وقت گزرنے میں خاص کردار ادا کرتے ہیں کیوں نہ ایک ایسا نظام بنایا جائے کہ ہمیشہ روشنی ہی رہے اور کبھی رات نہ ہو کبھی اندھیرا نہ ہو اس نے تمام سائنسدانوں کو اکٹھا کیا اور وہ سورج کی روشنی کو اکٹھا کرنے کے لیے ایک بہت بڑی مشین تیار کرنے لگے کچھ ماہ کی محنت سے انہوں نے ایک مشین تیار کر لی جو کہ سورج کی روشنی وہ قید کر سکے انہوں نے اسی قدر سورج کی روشنی اکٹھا کر لی اگر چھ ماہ تک سورج نہ بھی نکلے تب بھی دنیا روشن رہے مگر افسوس وقت کو وہ پھر بھی نہ روک سکا اور اموات ویسے ہی ہو رہی تھی وہاں پر صرف اتنا ہی لکھا تھا اس سے آگے کچھ نہیں لکھا تھا۔۔۔

مگر سر آگے کے بارے میں جاننا چاہتے تھے اتنے میں اس کو پرندوں کی آنے کی اواز سنائی دی پھر وہی پرندہ آگیا اور اس نے یانگ کو باہر نکالا اور کہا یہاں سے چلے جاؤ۔۔

مگر سر نے کہا نہیں، میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا ہوا تھا پرندے نے کہا ہو سکتا ہے کہ تم برداشت نہ کر سکو یا زندہ ہی نہ رہو

سر یانگ نے کہا میں پہلے ہی زندہ نہیں ہوں۔۔

پرندے نے کہا مجھے اپنا ہاتھ دو جیسے ہی یانگ نے اپنا ہاتھ پرندے کے پنجے میں دیا تو اس سے ایک زوردار جھٹکا لگا جس سے یانگ بے ہوش ہوگیا کچھ دیر بعد جب آنکھ کھلہ، ہوش آیا تو دیکھا کہ وہی پرندے انسانی شکل میں کھڑے ہیں اور وہ پرندہ ان کا سردار ہے

سر یانگ نے سوال کیا یہ کیسے ممکن ہے؟

پرندوں نے جواب دیا بہت کچھ ممکن ہے بچے مگر تم یہ جاننا چاہتے ہو۔۔

سر یانگ نے کہا میں وہ جاننا چاہتا ہوں آگے

پرندہ۔۔

وہ شخص اس تحقیق پر پہنچ چکا تھا کہ انسان کی موت اس کے دل کی دھڑکن ختم ہونے کی وجہ سے ہی ہوتی ہے اور یہ دھڑکن خوف کی وجہ سے ختم ہوتی ہے اور خوف اپنی زندگی سے پیار کی وجہ سے دل میں آتا ہے اگر ہم دل سے پیار اور خوف کو ختم کر دیں تب دل کی دھڑکن چلتی رہے گی۔۔

چنانچہ اس نے تمام سائنسدانوں کو کہا کہ وہ ایک ایسی وائرس تیار کریں جو کہ انسان کے دل سے خواہشات کو ختم کر دے اور ہر انسان مضبوط ہو اور یہ وائرس تمام کے دل و دماغ میں صرف کام ہی کام بھر دے اور باقی تمام چیزوں کو بھلا دے چنانچہ انہوں نے وہ وائرس تیار کی اور اسے اب وہوا میں پھیلا دیا اس وائرس نے ان کو اس قدر تیز بنا دیا تھا کہ روشنی کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ان کا دماغی نظام کام کرتا اور وہ تمام کاموں میں مگن اس کے مطابق موت کی وجہ ڈر خوف پیار تھا مگر یہ حقیقت نہیں تھی لوگ موت سے نہیں ڈرتے تھے مگر اموات اب بھی ہو رہی تھی تمہاری دنیا کے لوگوں کی طرح نہیں جو دولت و پیار یا شہرت کی خاطر کام کرتے ہیں یا لڑتے ہیں۔۔

وہ مختلف تھے، وہ وقت پر قابو پانے کی جستجو میں پاگل تھے بالکل آج کے سائنسدان کی طرح۔ اس کا جنون کم نہیں ہو رہا تھا اس نے مصنوعی پرندے بنائے جو اسے کہکشاؤں کی خبر لا کر دیتے اور کچھ کیڑے زمین کی خبر دیتے اس نے پانی کو اپنے قابو میں کر لیا تھا حتیٰ کہ پانی کو چھو کر بتا سکتا تھا کہ اس کو کون کون استعمال کرے گا اور اس کا انجام کیا ہوگا۔۔ ہواؤں کا رخ بدل سکتا تھا وہ سمندر کی تہ میں موجود جانداروں کی دھڑکنیں سن سکتا تھا وہ انسان کے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ بتا سکتا تھا کہ آج تک اس نے کتنی سانسیں لی ہیں اس نے لوگوں میں سے بھوک کا نیند کا ہوا کا پیار کا تصور ہی ختم کر دیا تھا۔۔

سب لوگ آزاد مگر پھر بھی اس کے غلام تھے اس کے پاس ہر چیز کا علم تھا سوائے انسان کے پیدا ہونے اور مرنے کے کیونکہ اس کا ڈھانچہ مختلف جانوروں اور پرندوں سے مل کر بنایا گیا تو اس نے سوچا اگر میں اپنے جیسے لوگ بناؤں اور پہلے پیدا ہونے کے بارے میں علم حاصل کروں پھر مرنے کے بارے میں حاصل کروں چنانچہ اس نے اپنے جیسے بہت سارے مصنوعی انسان بنائے اور اس نے سوچا کہ اگر باقی انسان نہ بھی رہیں تب بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔

اس کے اپنے جیسے انسان مر نہیں سکتے تھے اس وجہ سے اس نے انسانوں کو نہیں مارا کیونکہ اس کی تحقیق پیدا ہونے اور مرنے پر تھی دوسری بات جو بھی انسان اس نے بنائے تھے وہ احساس سے بالکل خالی تھے اور ان میں کوئی بھی بات دوسرے انسانوں جیسی نہیں تھی یہ تمام شکلیں اختیار کر سکتے تھے مگر وہ اپنی شکل نہیں بدل سکتے تھے اس نے پھر یہ ترکیب بنائی کہ اگر لوگوں کے مرنے کا انتظار کیا جائے گا تو دیر ہو جائے گی اس لیے بہترین حل یہ ہے کہ پہلے یہ پتہ کیا جائے کہ پیدائش کے وقت ہوتا کیا ہے وہ تمام باتیں تو اس کی سمجھ میں آگئی خون کا بننا دل کا بننا جسم کا بننا وغیرہ۔۔

مگر انسان کے اندر جان کہاں سے آتی ہے ؟اس کا علم اس کے پاس نہ آیا پھر اس نے سوچا کہ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ پہلی جاندار چیز کیسے بنی تب وہ یہ جان سکے گا کہ جان کہاں سے آتی ہے !

مگر سب سے پہلا سوال ہی یہی تھا کہ پہلی جاندار چیز آخر ہے کیا؟ انسان یا حیوان پودے یا پھول آخر کیا ہے ؟

اس نے اس پر کافی ریسرچ کی مگر کچھ خاص نتائج حاصل نہ ہوئے اس کے بعد اس نے زمین کیسے وجود میں آئی ؟اس کے بارے میں جاننے کی بہت کوشش کی مگر جیسے جیسے وہ آسمان کی طرف بڑھتا جاتا اسے اپنے علم اپنی سوچ اپنی طاقت کمزور دکھائی دینے لگی اس قدر وسیع کائنات کے بارے میں جاننا ناممکن تھا مگر اس کی بار بار ناکامی نے اس کے اندر غصہ بھر دیا تب اس نے سوچا کہ اگر یہ انسان اس کے سامنے رہے تو وہ پاگل ہو جائے گا۔۔

اس نے انسانوں کو مارنا شروع کیا اس نے دریاؤں کو خشک کر ڈالا اشارے سے ہوا روک دی جاندار ہوا نہ ہونے کی وجہ سے مرنے لگے اس نے اپنی تیار کی ہوئی فوج کو حکم دیا کہ جہاں بھی انسان دکھائی دے اسے قتل کر دو۔۔

اس کے بعد اس نے پودوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا درختوں کو ہاتھوں سے توڑ دیا پہاڑوں کو ہاتھ سے ایسے توڑنے لگا جیسے لیڈ پینسل کا سکہ ہو گویا۔۔

اس نے اپنی فوج کے ساتھ زمین کو سر سبز سے کھنڈر میں بدل دیا جو انسان بچے وہ کہیں بھاگ نکلے اس علاقے سے بہت دور۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی اور ہے جو اس سے زیادہ طاقتور ہے۔۔

جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے وہ خود کو کمزور سمجھنے لگا تھا اور وہ بھی اس طاقتور سے خوف کھانے لگا مگر اس کے اندر غصہ ہی غصہ بھرا ہوا تھا تو اس نے اس سے جنگ کا اعلان کر دیا جس نے یہ سب کچھ بنایا تو اس کو اس کے کیے کی سزا ملی اس کی جنگ ایک ایسی مخلوق سے ہوئی جو اس کو دکھائی ہی نہیں دیتی تھی اس پر اور اس کی فوج پر آسمان سے بجلی نے حملہ کر دیا پھر ایک ایسا طوفان اس علاقے میں آیا جس کی وہ تاب نہ لا سکا اس کے بعد اس پر بھڑکتے شعلوں کی بارش ہوئی جن سے ان کا جسم جلنا شروع ہو گئے اور ان کے جسم کو دوبارہ انہی ڈھانچوں میں بدل دیا گیا جیسا کہ وہ پہلے تھے ان کو نیست و نبود کر دیا گیا اور ان کو زمین سے بہت دور بھیج دیا گیا اور لوگوں کو ان کی خوف سے منع کیا گیا اور اس بات کا پابند کیا گیا کہ وہ ان کے بارے میں نہیں سوچیں گے

سریانگ؛ مگر انھیں بھیجا جہاں گیا؟

پرندہ : کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں کسی اور کی کہانی سنا رہا ہوں (غصے سے)

تب جا کر سریانگ کو پتہ چلا کہ یہی وہ مخلوق ہے۔۔

پرندہ : تمہارا شکریہ یانگ !تم نے ہمیں پھر سے زندہ کر دیا۔

سریانگ : مگر کیسے؟

پرندہ : لوگوں کو تب سائنس کی تحقیق سے منع کیا گیا تھا کیونکہ سائنس کی تحقیق ہی ہم تک پہنچنے کا واحد ذریعہ تھی اس لیے تب کے لوگوں نے سائنس پر تحقیق بند کر دی تھی۔۔

مگر ہمیں اپنے اصلاف کی باتیں کب یاد رہتی ہیں مجھے صرف وہی سائنسدان دوبارہ بنا سکتا تھا جس کا علم میرے علم کا ایک فیصد ہو اور تم ہی ہو۔۔

وہ سائنسدان !

تم جانتے ہو ہم میں جینے کی امید تبھی جاگ اٹھی جب چھ ہزار سال پہلے ایک سائنسدان نے جنم لیا تھا اس کے بعد کئی سائنسدان آئے کچھ نے زمین گھومنے کا نظریہ پیش کیا کسی نے کشش ثقل کا تو کسی نے روشنی کی رفتار کا یہ سب میرا راستہ آسان کرتے گئے اور جب مجھے معلوم ہوا کہ تم وہ فارمولا بنا رہے ہو جس سے تم سب سے زیادہ طاقتور علم والے اور وقت کو اپنے قابو میں کرنے والے ہو جاؤ گے تب تبھی سے ہم نے تمہاری مدد شروع کر دی تھی تمہارے ذہن میں جو خیال آتے تھے حقیقت میں وہ ہم ہی پیدا کرتے تھے ہم چاہتے تھے کہ تم ہمارے پاس آؤ اور بالکل ویسا ہی ہوا

بدلے میں کچھ لینا چاہو گے یانگ؟

سریانگ : جیسے ہی اس پر حملہ کرتا ہے وہ جواب میں اشارے سے حملہ کرتا ہے تو سریانگ کے چیتھڑے اڑ جاتے ہیں۔۔

وہ ساری یانگ کے دماغ میں موجود تمام معلومات کو اپنے اندر اکٹھا کر لیتا ہے اور چند منٹوں میں ہی انکھ کا فارمولا بنا لیتا ہے افسوس! یانگ

تم نے دنیا کو کچھ نہ دیا مگر، "تباہی"

اس فارمولے سے اب میں وہ مخلوق بھی دیکھ سکوں گا جو پہلے نظر نہیں آئی۔۔

اب میں سب کا حاکم ہوں اور سب میرے غلام۔۔

میں دوبارہ آرہا ہوں دنیا پہ اپنی حکومت قائم کرنے اور میں دنیا کو اس عظیم کام کا ایک لاجواب تحفہ دوں گا

پھر وہ اپنی فوج سے کہتا ہے

"کیا تم جنگ کے لیے تیار ہو کیا تم دوبارہ اپنی آزادی کے لیے تیار ہو کیا تمہارے اندر انتظار کے بعد نفرت کے شعلے جل رہے ہیں؟ کیا تیار ہو اپنا بدلہ لینے کے لیے؟ اور اس سے دوبارہ حاصل کرنے کے لیے جو کچھ ہم سے چھینا گیا؟"

سب فوجی : ہم تیار ہیں :

تو آؤ ہم حملہ کریں زمین پر۔۔

ادھر وہ اپنا سفر شروع کرتے ہیں تو انہیں سفر کے دوران سیٹلائٹ دکھائی دیتے ہیں وہ ان میں موجود معلومات کو حاصل کر لیتے ہیں۔۔

ادھر زمین پر جگہ جگہ یہ نیوز نشر کی جا رہی ہوتی ہے کہ ایک ایلین کی فوج ہم پر حملہ کرنے والی ہے ہیکرز بتا رہے ہوتے ہیں کہ انہوں نے ہمارا جی پی ایس ہیک کر لیا ہے ان کے پاس تمام لوگوں کا ڈیٹا موجود ہے۔۔

یو این تمام ممالک کو اپنی حفاظت کے لیے اسلحہ استعمال کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔۔ پوری دنیا میں جنگ کی کشمکش شروع ہو جاتی ہے اس سلسلے میں چائنہ کا صدر پاکستان کے جنرل کے پاس آتا ہے اور پاکستان کا جنرل اس سے بتاتا ہے کہ ہم ان سے کبھی نہیں لڑ سکتے ہمارے ہتھیار ان کے سامنے پھولوں جیسے ہیں ہمیں ان سے صلح کر لینی چاہیے مگر چائنہ کا صدر جواب دیتا ہے

"وہ جنگ کے لیے آ رہے ہیں، صلح کے لیے نہیں"

پاکستانی جنرل : تب کوئی رستہ نہیں۔۔

چائنیز صدر پھر کہتا ہے کہ ہمیں سر فیصل سے بات کرنی چاہیے یہاں کے بعد وہی ہمیں اس مسئلے کا حل بتا سکتے ہیں اس کے بعد وہ سر فیصل کے پاس آکر مدد کی درخواست کرتے ہیں ادھر وہ اپنی فوج کے ساتھ دریائے نیلم پر اتر آتے ہیں اور آتے ہی ایک جھٹکے میں دریا کے پانی کو ایک آتش سے خشک کر دیتے ہیں اور پانی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے اس دریا میں موجود مچھلیاں جل کر خاک ہو جاتی ہیں۔۔

سر فیصل : میرے پاس یانگ سے بھی بہتر فارمولا ہے مگر پھر بھی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا
جنرل : تم ایک بار وہ فارمولا استعمال تو کرو اس کے بعد سر فیصل وہ فارمولا استعمال کرتا ہے جیسے ہی سر فیصل فارمولا ہاتھ پر لگاتا ہے تو اس میں موجود طاقت سر میں آجاتی ہیں مگر اگلے ہی پل وہ انسان اس کے پاس ہوتا ہے۔۔
اور سر فیصل سے کہتا ہے
"تم چونک گئے، بچے"
تم نے کیا سمجھا تھا میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا میں سب کچھ دیکھ سکتا ہوں میں تمہارے دل میں موجود الفاظ کو پڑھ سکتا ہوں وقت میرا غلام ہے۔۔ لیکن کیونکہ تم ایک قابل انسان ہو اس لیے میں تمہیں یہ پیشکش کرتا ہوں کہ میرے ساتھ مل جاؤ
سر فیصل : جی حضور۔۔
اس کے بعد وہ پرندہ ان دونوں کی طرف دیکھتا ہے وہ ان دونوں (صدر، جنرل) کو مارنے والا ہوتا ہے کہ سر فصل کہتا ہے : یہ بھی ہمارے ساتھ ہیں ان کو اسلحے کا پتہ ہے یہ ہمیں وہاں تک لے جائیں گے۔۔
پرندہ (انسان): ٹھیک ہے تم ان کے ساتھ جاؤ اور اس دنیا کا جتنا بھی اسرہ ہے وہ میرے پاس لے اؤمیں اب کوریا کو تباہ کرنے جا رہا ہوں
سر فیصل : جی حضور۔۔
سر فیصل ان دونوں کو ساتھ لیتا ہے اور اسلحے کی طرف لے جاتے ہوئے کہتا ہے ہم اسے اس طرح نہیں مار سکتے ہمیں اس فارمولے کا اینٹی ڈاٹ تیار کرنا ہو گا جو علم طاقت کو کمزور کرے اور وہ فارمولا ہمیں کسی طرح اس پر پھینکنا ہو گا۔۔
وہ تب تک مصر کی بلڈنگ تباہ کر چکا ہوتا ہے۔۔
نیویارک پر اس کی فوج منڈلا رہی ہوتی ہے اور کئی عمارات ٹوٹ چکی ہوتی ہیں، اس کی فوج منہ سے آگ اگلتی ہے اور فصلوں کو تباہ کیے جاتی ہے
دونوں (صدر، جنرل) : تم وہ فارمولا جلدی سے جلدی تیار کرو ورنہ سب کچھ خاک ہو جائے گا
سر فیصل : میں وہ فارمولا چند ہی منٹوں میں بنا لوں گا
آپ جا کر اصلحہ نکلوائیں۔۔
مگر اصلحہ کیوں (وہ دونوں)؟
سر فیصل : دیکھیے اگر ہم خالی ہاتھ گئے تو وہ جاتے ہی ہم پر حملہ کرے گا اور پھر اس پر ہم کبھی اینٹی ڈاٹ استعمال نہیں کر سکیں گے اس لیے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کرو
دونوں : ٹھیک ہے
(سر فیصل اس کے بعد اینٹی ڈاٹ تیار کرتا ہے اور وہ دونوں اصلحہ نکلوا کر کوریا جاتے ہیں اور وہ وہاں پر موجود ہوتا ہے

سر فیصل : یہ لیجیے اصلحہ ۔ ۔

اس جہاز میں ہے اور باقی جہاز بھی آ رہے ہیں ۔ ۔

اس کو سر فیصل پر شک ہو جاتا ہے اور وہ فیصل پر حملہ کر دیتا ہے سر فیصل اس پر وہ فارمولا پھینک دیتا ہے اور اس کے حملے سے سر زخمی ہو جاتے ہیں لیکن وہ بہت کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی فوج بھی اور جنرل اور صدر اپنی فوج کو وائرلیس کرتے ہیں کہ ان کی فوج پر حملہ کرو جب فوج حملہ کرتی ہے تو وہ دوبارہ ڈھانچے بننا شروع ہو جاتے ہیں اور وہ پرندہ کافی دیر تک سر فیصل سے لڑتا رہتا ہے اوپر سے فوج اس پرندے پر حملہ کر دیتی ہے اور اس طرح وہ بھی دوبارہ ڈھانچے میں بدلنا شروع ہو جاتا ہے مگر سر زخموں سے بہت زیادہ چور ہو جاتے ہیں اس لیے زندہ نہیں بچ پاتے جب اس کا دماغ پھٹنے کے قریب ہوتا ہے تو دونوں اپنی فوج کو وہاں سے فرار ہونے کا آرڈر کرتے ہیں فوج ان کو اٹھاتی ہے اور وہاں سے فرار ہو کر کچھ ہی دور ہوتی ہے کہ اس کا دماغ پھٹنے سے ایک بڑا دھماکہ ہوتا ہے. جس سے کئی ہزار کلومیٹر کا رقبہ تباہ ہو جاتا ہے دنیا میں جو لوگ بچ جاتے ہیں ان کے لیے زمین بس ایک صحرا رہ جاتی ہے گویا زندگی دوبارہ شروع ہو رہی ہو

مگر یہ یقیناً نہیں کہا جا سکتا تھا کہ تب کے سائنسدانوں نے وہ ایک ہی دماغ والا انسان بنایا تھا جس میں یہ ساری صلاحیتیں تھیں کیوں کہ نئی تحقیق کے مطابق اس سے بھی طاقتور چیز انھوں نے بنائی تھی جسے راز رکھا تھا

(" نیو تھاٹ لیبارٹری " میں تحقیق کے دوران Neptune پر کچھ چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے ،
جب سیٹلائٹ اس کی تصویر بھیجتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ )

اک میگیلنخ نامی جانور وہاں پر یک دم آسمان کی طرف دیکھ کر اک سیارہ توڑ دیتا ہے ۔ ۔

# Don't try to know me